افادات شیخ الحدیث مولانا عبدالحق مدظلہ
ضبط و ترتیب ۔ مولانا عبدالقیوم حقانی

بیاد مجلس شیخ الحدیث

صحبتے با اہلِ حق

بیماریوں کا روحانی علاج | ۱۱ رجب ۱۴۰۶ھ حسب معمول بعد العصر مسجد شیخ الحدیث میں حضرت اقدس کی خدمت میں حاضری نصیب ہوئی ۔

ٹانک سے علماء اور طلبہ کی ایک جماعت حاضر خدمت تھی ۔ حضرت مدظلہ مصروف گفتگو تھے انہی میں سے ایک صاحب نے بیماری اور مختلف امراض کا ذکر کیا ۔ تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا ۔ کہ

پانی پیتے وقت ، کھانا کھاتے وقت ، سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کر لیا کرو ۔ اللہ تعالیٰ شفا بخشے گا ۔ اس کا نام حدیث میں شافیہ آیا ہے ۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کے امراض کے لئے یہی نسخہ ارشاد فرمایا ہے ۔ پڑھتے وقت تاک عدد کا خیال رکھیں ۔ ایک بار ، تین بار ، پانچ یا سات بار ۔ ان اللہ وتر یحب الوتر ، اللہ کی ذات وتر ہے ۔ اور وتر سے محبت رکھتی ہے ۔

جہادِ افغانستان میدانِ جنگ کی ایک جھلک | اسی مجلس میں دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل مولانا محبوب اللہ حقانی اور جہاد افغانستان کے ایک کمانڈر اپنے مجاہدین کی ایک جماعت کے ساتھ حاضر خدمت ہوتے اور عرض کیا کہ حضرت ! ولایت پکتیا کے علاقے متی سنگر میں روسی کارمل فوجیوں نے سخت حملہ کر دیا ہے جو ہزاروں ٹینک اور فوجی ساز و سامان سے مسلح ہے ۔ افغان مجاہدین مزاحمت کر رہے ہیں ۔ ۴۵ جگہ جنگ شروع ہے ۔ مجاہدین گروپوں اور ٹکڑیوں کی صورت میں مختلف محاذات پر لڑ رہے ہیں ۔

موصوف نے محاذِ جنگ کی ایک کیسٹ ٹیپ ریکارڈ میں لگادی اور عرض کیا کہ حضرت ! یہ دشمن کے حملہ کی کیفیت ہے ۔

بمباری کی دہشت ناک آوازیں ، جہازوں کی پروازیں اور مجاہدین کے ولولہ انگیز نعرہ ہائے تکبیر سے ایک عجیب کیفیت اہل مجلس پر طاری ہو گئی ۔ خود حضرت اقدس شیخ الحدیث مدظلہ بے حد متاثر اور عجز و انکسار کے ساتھ ساتھ بارگاہِ الوہیت میں ہمہ تن دعا ہو گئے ۔ کیسٹ میں فائرنگ کی آوازیں آرہی تھیں ۔ مولانا محبوب اللہ حقانی حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کو بتا رہے تھے کہ :۔

یہ آواز میزائلوں کی ہے ! جو افغان مجاہدین روسی دشمن کے مقابلہ میں چلا رہے ہیں۔
یہ جی ! ابھی جنگ کی ابتدا رہے۔ یہ طیاروں کی آوازیں ہیں۔
یہ آواز روسی فوجوں کے مقدمۃ الجیش کی ہے جو ان کے لئے راہ صاف کر رہا ہے۔
یہ آوازیں مجاہدین کی ہیں جو ایک دوسرے کی ڈھارس بندھا رہے ہیں۔
اور یہ آواز اس فاضل حقانیہ کمانڈر کی ہے جو گذشتہ دنوں ہمارے ساتھ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا اور اب مصروف جہاد ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ مجاہدین افغانستان کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور مدد ہے۔ ضلع دیر سے آئے ہوئے ایک فاضل دار العلوم نے عرض کیا۔

حضرت ! واقعہ یہ ہے کہ باری تعالیٰ بدر وحنین کی طرح افغان مجاہدین کی مدد فرما رہے ہیں آپ کی دعاؤں کے صدقہ میں باری تعالیٰ نے مجھے تین مرتبہ جہاد میں شرکت کی توفیق کی ارزانی فرمائی ہے۔ روسی دشمن اپنے ہیلی کاپٹروں کو پتھروں پر بٹھا بٹھا کر مجاہدین کے ٹھکانوں کو تلاش کرتے ہیں اور ہیلی کاپٹر پرندوں کی طرح پھرتے ہیں اور تہہ خانوں پر حملے کرتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ مجاہدین کی مدد اور حفاظت فرماتے ہیں۔

خود مجھ پر کئی مرتبہ فائرنگ ہوئی اور ایک مرتبہ تین گولیاں یکے بعد دیگرے لگیں۔ میری ٹوپی اڑ گئی۔ مگر خدا تعالیٰ نے مجھے محفوظ رکھا۔

مولانا عبدالحلیم دیروی نے جب ایک حدیث " الجہاد سنام الاسلام" سنائی تو حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے فرمایا۔ ہاں سنام، قوت اور طاقت اور کسی چیز کی حقیقی شوکت کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ اہل افغانستان نے جب تک جہاد شروع نہیں کیا تھا ان کا تذکرہ اور شجاعت کا چرچا نہیں تھا اب جب کہ نہتے ہاتھوں جہاد کے میدان میں کود آئے ہیں تو پورے عالم میں ان کی عظمت وشجاعت کی دھاک بیٹھ گئی ہے۔ آج سپر طاقتیں اور روس جیسی ظالم حکومت بھی افغان مجاہدین کے نام سے کانپتی ہے۔ یہ سب جہاد کی برکتیں ہیں۔

تبلیغ دین اور بیان مسائل میں "تسہیل" پیش نظر رہنی چاہیے

۱۶ رجب ۱۴۰۶ھ اسی مجلس میں تبلیغ دین اور بیان مسائل میں تیسیر اور تسہیل کو ملحوظ رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

الحمد للہ، حنفیت، تسہیل اور تیسیر کا ایک جامع نمونہ ہے۔ آپ چاروں دبستان فقہ کا مطالعہ کر لیں۔ امام اعظم ابو حنیفہ کے اقوال بہ نسبت دیگر ائمہ کے سہل اور نرم ہیں۔ آپ حتی الامکان کسی کو کافر کہنے سے احتراز کرتے ہیں مثلاً اگر ایک شخص نے قصداً قبلہ سے منہ پھیر کر نماز پڑھی تو امام احمد وغیرہ کے نزدیک اس عمل سے وہ شخص

کافر ہو جاتا ہے۔

امام اعظم ابوحنیفہ اسے کافر نہیں قرار دیتے البتہ اس پہ کفر کا اندیشہ کرتے ہیں۔ یخشی علیہ کفر یعنی کفر کا احتمال ہے۔ دیکھئے کس قدر احتیاط ہے۔ خدا کرے کہ آپ کے پیروکار بھی ان اصولوں اور ابوحنیفہ کے محتاط طرز فکر کو اپنائیں۔

بہترین دعا "طلب علم" ہے ۲۰ رجب ۱۴۰۶ھ۔ حسب معمول بعد العصر مجلس شیخ الحدیث میں حاضر ہوا کل سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ علیل تھے۔ دارالعلوم بھی اور رستہ کو معمول کے مطابق مسجد بھی تشریف نہ لا سکے چہرہ مبارک پر کل کے بخار کے آثار ظاہر تھے آواز میں ضعف اور جسم میں نقاہت تھی۔ طلبہ واساتذہ اور مہمانوں کے ہجوم میں گھرے ہوئے تھے۔ دعا کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ دعا، ایک عبادت ہے۔ دعا خدا کا حکم ہے۔ لوگ قسم قسم کی دعائیں مانگتے ہیں مگر دعا میں اصل اور مقصودی چیز، طلب علم ہے۔ دعا کے بڑے ثمرات ہیں۔ ہمارے اکابر نے بھی دعا کو خصوصی اہمیت دی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔ ان کے اقوال و احوال اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

توکل و استغنا اور آزادانہ خدمت دین جنوبی وزیرستان سے دارالعلوم کے ایک قدیم فاضل حاضر خدمت تھے۔ حضرت شیخ الحدیث مدظلہ کے دریافت کرنے پر انہوں نے عرض کیا۔

حضرت بحمداللہ درس و تدریس اور تبلیغ و اشاعت دین کی تھوڑی بہت خدمت کا موقع مل جاتا ہے یہ سب آپ کی برکات اور دعاؤں کے اثرات ہیں۔ کئی بار احباب نے اور وہاں کے مہربانوں نے کسی سرکاری سکول میں ماسٹر وغیرہ کی پوسٹ پر کام کرنے کی پیش کش کی ہے کہ مستقل نوکری ہو جائے گی وغیرہ۔ مگر میرا مزاج درس و تدریس اور آزادانہ خدمت دین کا ہے۔ کہ آپ کو ایسے ہی پایا ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔ ماشاءاللہ بہت اچھی رائے ہے اور نیک اور مبارک فیصلہ ہے اللہ تعالیٰ استقامت بخشے۔ یہ اللہ کا فضل ہے۔ اور بہت بڑی کامیابی ہے کہ صرف خدا کے بھروسے اور اسی کی توکل پر زندگی گزارتے ہو۔

آج کل یہ ماسٹریاں وغیرہ آ گئی ہیں ورنہ اس سے قبل ہمارے اسلاف اور اکابر اور علماء نے مساجد اور مدارس میں چٹائیوں پہ بیٹھ کر بغیر کسی طمع و لالچ کے خدمت دین و اشاعت اسلام کا کام کیا ہے۔ اور اللہ نے انہی کے ذریعہ دین کو محفوظ فرمایا ہے۔ اور ہم تک جوں کا توں پہنچا ہے ــــ ابھی یہ بات جاری تھی کہ ایک نوجوان حاضر خدمت ہوئے سلام اور مصافحہ کے بعد عرض کیا میرا نام سید محبوب ہے۔ پائلٹ اور سکواڈرن لیڈر ہوں میرے خسر ایک ہفتہ قبل آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ میری گاڑی اور بچے وغیرہ مسجد سے متصل ہیں۔ ہم

صرف اور صرف دعا کے لئے حاضر ہوئے ہیں اور ابھی واپسی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا:۔

چونکہ آپ کی گاڑی وسط بازار میں ہے جس سے عام ٹریفک کو رکاوٹ ہو گی اور آپ نے ابھی واپس بھی جانا ہے لہذا آپ کے لئے تمام حاضرین دعا کریں گے کہ باری تعالیٰ آپ کو علمی و دینی اور قومی و ملی ترقیات عطا فرماوے آپ جہاز کے پائلٹ اور قوم کے محافظ ہیں۔ اور ملت کی دفاع کا کام کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ باری تعالیٰ آپ کی جوانی میں برکتیں نازل فرماوے۔

پھر انہیں ایک تعویذ اور چند وظائف کی تلقین فرمائی اور ارشاد فرمایا

والدین کے ساتھ حسن سلوک ۱۶ رجب ۱۴۰۶ھ حسب معمول بعد العصر کی مجلس میں حاضر تھا۔ ضلع دیر سے ایک عقیدت مند حاضر ہوئے اور عرض کیا حضرت! ۸۱ء میں دفتر اہتمام میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی۔ آپ نے مجھے کچھ وظائف کی اجازت بھی مرحمت فرمائی تھی۔ اس کے دو مرتبہ حاضر خدمت ہوا ہوں مگر بوجہ آپ کی علالت کے زیارت و ملاقات نہ ہو سکی۔

پرسوں دیر میں ایک ساتھی نے آپ کی علالت کی خبر دی تو مجھ سے نہ رہا گیا اور آپ کی زیارت و ملاقات کے قصد سے حاضر خدمت ہوا ہوں شکر ہے کہ آپ کو عافیت سے دیکھ کر اطمینان قلب حاصل ہوا۔

اس مہمان نے عرض کیا کہ حضرت بعض ناجائز امور پر والد صاحب مجبور کرتے ہیں اور بعض اوقات مجھے ایسا کام کرنے کو کہتے ہیں جو میری استطاعت سے باہر ہوتا ہے جب وہ نہیں کر پاتا تو والد صاحب بے حد ناراض ہوتے ہیں پریشانی میں مبتلا ہوں۔

حضرت شیخ الحدیث مدظلہ نے ارشاد فرمایا۔

دیکھئے والدین کے بڑے حقوق ہیں اُن کو اُف تک کہنا ممنوع ہے اور معاشرت میں اور اجتماعی زندگی میں "صاحبهما في الدنيا معروفا" کا حکم آیا ہے۔ والدین کے جو احسانات اور حقوق ہیں ان کا پورا کرنا مشکل ہے والدین کی جائز اور ممکن الاستطاعت باتیں حتی الوسع مانو، اطاعت کرو۔ البتہ شرک، کفر، بدعت اور بے دینی اور معصیت کی باتوں میں ان کی اطاعت ممنوع ہے اگر وہ کسی ناجائز بات کا حکم دیتے ہیں جس سے اللہ کی نافرمانی لازم آتی ہو تو ایسے امور میں انکی فرمانبرداری نہیں کرنی چاہیئے لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ مخلوق کی ایسی اطاعت ممنوع ہے جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو ہاں یہ بات ملحوظ رہے کہ والدین بے دین یا فاسق و فاجر ہوں تب بھی اولاد کا رویہ ان کے ساتھ درشت اور تلخ نہیں ہونا چاہیئے۔ والدین کی اطاعت اور ان کے ارشاد پر جی اور لبیک کہنے کی شریعت میں بڑی اہمیت ہے باقی رہے ایسے امور جو استطاعت سے خارج ہیں اور والدین ان کے کرنے کا حکم دیتے ہیں تو ایسے امور کو نہ کر سکنے میں مواخذہ نہیں ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعها۔ جب ایک چیز آپ کی طاقت سے باہر ہے تو اس پر آپ ہرگز مکلف نہیں ۔